کستور با گاندھی

عقیلہ شاہین

35، سیوا سدن بلاک، کمپلیکس، 12 فرسٹ فلور، گلی 1، منڈاولی، فاضل پور، دہلی

۱۱/اپریل کو موہن داس کرم چند گاندھی کی اہلیہ کستور با گاندھی پیدا ہوئی تھیں۔ انھیں 'با' کہہ کر مخاطب کیا جاتا تھا۔ ۱۸۸۳ء میں کستور با کی شادی گاندھی جی سے کی گئی تھی، جب یہ دونوں کمسن تھے۔ کستور با گاندھی گجرات میں ویشنو خاندان میں پیدا ہوئی تھیں اور ان کو ۴ اولادیں تھیں۔

کستور با گاندھی اپنے شوہر گاندھی جی کے ساتھ ہمیشہ رہیں اور ہر قدم پر ان کا ساتھ دیا۔ انھوں نے اپنے شوہر کے ساتھ انگریزوں کے خلاف سیاسی احتجاج میں بھی سرگرمی سے حصّہ لیا۔ ۱۸۹۷ء میں انھوں نے گاندھی جی کے ساتھ جنوبی افریقہ کا سفر کیا تھا۔ ڈربن کے فینکس باز آباد کاری احتجاج میں وہ پیش پیش تھیں۔ ۱۹۱۳ء میں ہندوستانی مزدوروں کے کام کرنے کی شرائط کے خلاف احتجاج کرنے پر انھیں گرفتار کیا گیا اور اُن پر مقدمہ دائر کر کے انھیں ۳ ماہ کی سخت سزا دی گئی تھی۔

اُس کے بعد جب وہ ہندوستان آئیں تو اپنے شوہر کے ساتھ ہر مقام پر انھوں نے گرفتاری دی۔ ۱۹۱۵ء میں جب گاندھی جی نے نیل کی کھیتی کے خلاف احتجاج کیا تو اُس وقت بھی کستور با گاندھی اُن کے ساتھ تھیں۔ وہ ایک باصلاحیت، نظم وضبط کی پابند، تعلیم یافتہ خاتون تھیں۔ وہ دیگر خواتین اور بچوں کو بھی تعلیم دیتی تھیں۔

کستور با گاندھی کو کھانسی کا پیدائشی مرض تھا۔ اُن کے شوہر گاندھی جی نے اُن کے ذہن میں ایک ہی بات نقش کر دی تھی کہ ایک کے بعد دوسری پریشانیاں آئیں گی تو ان پر صبر سے کام لیں گی۔ بھارت چھوڑو تحریک کے دوران گرفتاری اور سابرمتی آشرم کی زندگی کی وجہ سے وہ زیادہ بیمار ہوگئیں۔ کستور با گاندھی کی پیدائشی کھانسی اور سوزش نمونیا میں تبدیل ہوگئی۔

جنوری ۱۹۴۴ء میں کستور با کو دل کے دو دورے پڑے۔ اس کے بعد انھوں نے اپنا زیادہ وقت بستر پر ہی گزرا۔ جب انھیں یقین ہوگیا کہ اس درد سے انھیں نجات نہیں ملے گی، اِس لیے وہ بستر پر ہی سویا کرتی تھیں۔ اس دوران کستور با کو آیورویدک سے علاج کرانے کے لیے کہا گیا۔

علاج میں تاخیر ہونے کے بعد انگریزی حکومت نے گاندھی جی کو اجازت دی کہ وہ ان کا علاج دیسی ڈاکٹر سے کرائیں۔ اس علاج سے انھیں معمولی افاقہ ہوا اور ۱۹۴۴ء کے فروری میں وہ اپنے برآمدے میں بھی آئیں اور وہیل چیئر پر بیٹھ کر لوگوں سے چند باتیں کیں۔ ان کی تیمارداری کرنے والے اکثر اُن سے کہا کرتے تھے کہ وہ جلد ٹھیک ہوجائیں گی اس پر 'با' کہتیں کہ میرا وقت پورا ہوگیا ہے۔

اس واقعہ کے کچھ دنوں بعد ۲۲ فروری ۱۹۴۴ء کو کستور با نے آخری سانس لی اور گاندھی جی کے بازوؤں میں دم توڑ دیا۔ اُس وقت یہ دونوں میاں بیوی جیل ہی میں تھے۔

اس طرح ایک بہادر، وطن پرست اور وفادار خاتون جس نے اپنے خاوند کے ساتھ آزادی کا خواب سنجویا تھا آزادی کے قبل ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رخصت ہوگئی۔ ○○